روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ہفتہ 23 جون 2012ء 2 شعبان 1433 ہجری 23 احسان 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 146

عقبہ کیا ہے

اور تجھے کیا سمجھائے کہ عقبہ کیا ہے؟
گردن کا آزاد کرنا
یا ایک عام فاقے والے دن میں کھانا کھلانا۔ ایسے یتیم کو جو قرابت والا ہو۔
یا ایسے مسکین کو جو خاک آلودہ ہو۔
(البلد: 13 تا 16)

اخلاق عالیہ صحابہ کرام حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت امام حسینؓ بھی اپنے والد اور بھائی کی طرح لوگوں کے ہمدرد اور غمخوار تھے۔ کوئی سائل آپ کے در سے خالی نہ جاتا۔ ایک دفعہ ایک سائل صدا کرتے ہوئے آپ کے در دولت پر پہنچا۔ اس وقت آپ نماز میں مشغول تھے، سائل کی صدا سن کر جلدی جلدی نماز ختم کی۔ باہر نکلے، سائل پر فقر و فاقہ کے آثار دیکھے اسی وقت اپنے خادم کو آواز دی اور اس سے پوچھا ہمارے اخراجات میں سے کتنا باقی ہے۔ اس نے کہا آپ نے دوسو درہم اہل بیت میں تقسیم کرنے کے لئے دیئے تھے وہی رہ گئے ہیں۔ فرمایا لے آؤ کہ اہل بیت سے زیادہ مستحق آ گیا ہے۔ چنانچہ اسی وقت وہ درہم اس سائل کے سپرد کر دیئے۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر)

حضرت ابوطلحہؓ اور ان کی فیملی کو اکثر مہمان نوازی کی سعادت ملا کرتی تھی اور وہ یہ ایثار اور قربانی دلی خوشی سے کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں ایک مہمان آیا۔ آپؐ نے سب سے پہلے اپنے گھر ازواج مطہرات کے ہاں پیغام بھجوایا کہ مہمان کی مہمان نوازی کا کچھ انتظام کریں۔ مگر حالات کی مجبوری کی وجہ سے کسی گھر میں بھی انتظام نہ ہو سکا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو تحریک فرمائی کہ کون اس مہمان کی تواضع کر سکتا ہے۔ حضرت ابوطلحہؓ نے بخوشی حامی بھر لی اور گھر جا کر اپنی اہلیہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا مہمان ہے اس کی ضیافت کریں۔ انہوں نے کہا۔ گھر میں کھانا تو فقط بچوں کے لئے ہے۔ لیکن ان ایثار پیشہ میاں بیوی نے یہ تدبیر کی کہ بچوں کو بھوکا سلا دیا اور کھانا تیار کر کے مہمان کے سامنے پیش کر دیا اور عین کھانے کے وقت گھر کی مالکہ چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھیں اور اسے گل کر دیا تا کہ رسول اللہ ﷺ کا مہمان پیٹ بھر کر کھالے اور اس طرح خود میزبان کھانے میں عملاً شریک نہ ہوئے مگر مہمان کے اعزاز و اکرام کی خاطر یہی کرتے رہے کہ گویا وہ کھانے میں شریک ہیں خالی منہ ہلاتے مچاکے لیتے رہے۔ خود رات فاقہ سے گزاری مگر مہمان کی خاطر داری میں فرق نہ آنے دیا۔ صبح جب حضرت طلحہؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا رات مہمان کے ساتھ جو سلوک تم نے کیا خدا تعالیٰ بھی تمہاری یہ ادائیں دیکھ کر مسکرا رہا تھا اور تمہاری یہ ادائیں اسے بہت پسند آئیں۔

(بخاری کتاب المناقب)

''میری زندگی میں الفضل کا کردار''
کے عنوان سے احباب کو مضمون لکھنے کی دعوت

خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ روزنامہ الفضل کو 18 جون 2013ء کو 100 سال پورے ہو رہے ہیں۔ اس ایک صدی میں الفضل خلافت احمدیہ کی آواز اور جماعت احمدیہ کا ترجمان ہونے کے گرانقدر فرائض سرانجام دیتا چلا آیا ہے۔ الفضل کی صد سالہ جوبلی کے اس مبارک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ادارہ ایک تاریخی دستاویزی صد سالہ نمبر شائع کر رہا ہے اس وقیع اور ضخیم نمبر میں معین عناوین پر مضامین کے علاوہ احباب جماعت کو ''میری زندگی میں الفضل کا کردار'' کے عنوان پر عمومی طور پر لکھنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ احباب اپنی یادوں کو مجتمع کریں۔ الفضل سے آپ نے، آپ کے قریبی دوستوں، رشتہ داروں اور احباب جماعت نے جو دینی، دنیوی اور تعلیم و تربیت کے لحاظ سے فائدہ اٹھایا ہے ان باتوں کو اس مضمون میں شامل کریں۔ الفضل آپ کے گھر میں کب سے آتا ہے۔ آپ کے بزرگ اور اب اس کو سب گھر والے کس طرح دلچسپی سے پڑھتے اور دینی تعلیمات و خلفاء سلسلہ کی تحریکات، ارشادات اور پیغامات پر عمل کر کے برکات حاصل کرتے ہیں۔ یہ تاثرات پر مبنی مضمون جلد از جلد ایڈیٹر کے نام بھجوا دیں۔ اگر مضمون کمپوز کیا ہو تو اس کی سافٹ کاپی بھجوانے کی بھی درخواست ہے۔

(ایڈیٹر روزنامہ الفضل)

پوسٹل ایڈریس: دفتر روزنامہ الفضل دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) 35460
ای میل: editor@alfazl.org
فون نمبر: 0476213029

مکرم طاہر منیر بھٹی صاحب مربی سلسلہ

15واں جلسہ سالانہ کونگو کنشاسا

چیف جسٹس کنشاسا اور نمائندہ وفد کی شمولیت۔ چیئرمین یونین کونسل نے احمدیت قبول کی

آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا فرنچ ملک کونگو۔ کنشاسا براعظم افریقہ کا رقبے کے لحاظ سے دوسرا بڑا ملک ہے۔ اس وسیع و عریض ملک میں ذرائع آمد و رفت مشکل اور مہنگے ہیں۔ اس لیے کسی ایک جگہ نیشنل جلسہ کرنا، جہاں پورے ملک سے نمائندگی ہو، بہت مہنگا اور عملاً ناممکن ہے۔

گزشتہ سالوں سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ جلسہ کی برکات کو تمام ملک میں پھیلانے اور زیادہ سے زیادہ احباب کو فائدہ پہنچانے کیلئے صوبائی اور ریجنل سطح پر جلسہ جات کئے جائیں۔ ہر سال جلسہ کا موضوع مقرر کر کے جلسہ جات کروائے جاتے ہیں۔

کونگو۔ کنشاسا میں رواں سال کے جلسوں کا موضوع ''قرآن مجید'' ہے۔ امسال دارالحکومت کنشاسا میں 15ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد 25 مارچ 2012ء کو ہوا۔

ڈیوٹیوں کا افتتاح و جلسہ گاہ

مورخہ 24 مارچ 2012ء کو جلسہ کی ڈیوٹیوں کا افتتاح ہوا۔ اس سلسلے میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت نظم کے بعد مکرم امیر صاحب کونگو نے ناظمین جلسہ اور کارکنان سے خطاب کیا اور ہر شعبہ کا تفصیلی جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔

اس سال کنشاسا کا جلسہ سالانہ احمدیہ سکول کنشاسا میں منعقد کیا گیا۔ چنانچہ جلسہ سے ایک دن قبل کارکنان نے جلسہ گاہ کو سجانا شروع کیا۔ خوبصورت بینرز جلسہ گاہ میں لگائے گئے۔ اردگرد کے ماحول کو صاف کیا گیا۔ سٹیج کو بھی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ جلسہ گاہ میں احباب جماعت کیلئے فرش پر بیٹھنے کا انتظام تھا جبکہ مہمانوں کیلئے کرسیاں بچھائی گئی تھیں۔ خواتین کا انتظام اوپر والی منزل پر ہال میں تھا۔

جلسہ کے دن کا آغاز اجتماعی نماز تہجد سے ہوا۔ پھر بعد نماز فجر درس قرآن مجید، درس حدیث اور ملفوظات ہوئے۔

تقریب پرچم کشائی

صبح ساڑھے دس بجے مکرم امیر صاحب کونگو کنشاسا جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور لوائے احمدیت لہرایا اس کے ساتھ ہی مکرم یونس MEMBA صاحب ممبر نیشنل مجلس عاملہ و صدر مجلس انصاراللہ نے عوامی جمہوریہ کونگو کا جھنڈا لہرایا۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ لوائے احمدیت کی حفاظت کیلئے بارہ خدام شام کو لوائے احمدیت اتارے جانے تک مسلسل ڈیوٹی پر موجود رہے۔

جلسہ کا پہلا سیشن

جلسے کے پہلے اجلاس کی کارروائی زیرصدارت مکرم مولانا نعیم احمد باجوہ صاحب امیر و مربی انچارج کونگو شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید اور لنگالا زبان میں ترجمہ کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام پیش کیا گیا جس کا فرنچ ترجمہ بھی سنایا گیا۔ مکرم امیر صاحب کونگو کنشاسا نے جلسہ کی افتتاحی تقریر میں ''دعا کی اہمیت از روئے قرآن مجید'' کے موضوع پر روشنی ڈالی۔

دین حق میں عورت کی حیثیت کے موضوع پر مکرم عبدالصالح مدلیس صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت نے مالی قربانی کی اہمیت پر مکرم سلیمان KANKU صاحب نیشنل سیکرٹری مال نے ''قرآن مجید کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کے موضوع پر مکرم ابوبکر THITENGE صاحب نے اور بعض قرآنی دعائیں کے موضوع پر مکرم فرید احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ نے تقاریر کیں۔ یہ اجلاس دوپہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ پھر نماز ظہر و عصر ادا کی گئی۔

اختتامی اجلاس

نمازوں کی ادائیگی کے بعد اختتامی اجلاس زیرصدارت مکرم امیر صاحب و مربی انچارج کونگو شروع ہوا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر لوکل معلم احمد بوبا صاحب نے ''آنحضرت ﷺ بطور رحمت للعالمین'' کے عنوان پر کی۔ پھر ''قرآن مجید میں مذکور بعض پیشگوئیاں'' کے موضوع پر خاکسار نے لنگالا زبان میں تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب کونگو نے جلسہ کی اختتامی تقریر کی۔ آپ نے جلسہ کے موضوع کے حوالے سے ''قرآن مجید کی دس امتیازی خصوصیات بمقابلہ دیگر کتب مقدسہ'' کے عنوان پر خطاب کیا۔

معزز مہمانوں کے تاثرات

اختتامی تقریر کے بعد معزز مہمانوں میں سے چند ایک کو مختصر تاثرات پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔

1) **چیئرمین یونین کونسل MATETE** کے نمائندہ نے کہا میں جلسہ سے بہت متاثر ہوا ہوں خاص طور پر مکرم امیر صاحب نے قرآن مجید کی صداقت پر جو تقریر کی ہے اس سے۔ جلسہ میں پیار اور محبت کی بات کی گئی ہے۔ قرآن مجید کی صداقت بیان کی گئی ہے یہ بات مجھے احمدی ہونے پر آمادہ کرتی ہے اور میں آج یہاں احمدیت قبول کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔

2) **ایک مہمان مسٹر KABA KABA** (سیاسی ورکر زون MPASA کنشاسا) نے کہا میں نے جو کچھ دین حق کے بارے میں سن رکھا تھا اس کے مقابل آج دین حق کی صداقت کا علم ہوا ہے۔ آج پتا چلا ہے کہ بانی اسلام حضرت محمد ﷺ نے محبت اور پیار کا درس دیا ہے اور آپ ﷺ بے شمار خصوصیات اور اخلاق فاضلہ کے مالک تھے۔

3) **انسٹیٹیوٹ LUVUA کے پرنسپل مسٹر BIENGE** نے کہا عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع مسیح خدا تھے جبکہ قرآن انہیں بطور نبی پیش فرماتا ہے اور یہی سچ ہے۔ یسوع مسیح کو کہیں خدا نہیں کہا گیا یہ شوشہ عیسائی پادریوں نے چھوڑا ہے۔ احمدیوں کو اور زیادہ کوشش کر کے پیغام حق لوگوں کو پہنچانا چاہئے۔

4) **ایک مہمان ڈاکٹر MUAKA** نے کہا مجھے جلسہ میں شرکت کر کے بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ کو بہت مبارک ہو۔ آپ کی تعلیم تو پیار ہی پیار ہے۔ میرا خیال تھا کہ احمدیوں کے پروگرام میں شرکت کرنے کیلئے پتہ نہیں کون کون سے جتن کرنے پڑیں گے لیکن یہاں تو سادگی اور پیار کے علاوہ کچھ نہیں۔

5) **ایک خاتون مہمان** نے کہا میرا خیال تھا کہ دین حق جادوگروں کا مذہب ہے۔ لیکن یہاں تو صداقت ہی صداقت ہے۔

6) **چیف جسٹس آف سپریم کورٹ** کے نمائندہ وفد کے ہیڈ جناب جسٹس KILOMBA NGOZI صاحب نے جلسہ میں میڈیا کے سامنے تو اپنے خیالات کا اظہار نہیں کیا تاہم شام کو فون کر کے جلسہ کی مبارکباد دی اور انتظامات کو سراہا آپ نے کہا جلسہ گاہ بہت عمدہ سجائی گئی تھی اور ڈسپلن بہت تھا۔ ان کے لیے کسی ایسے اجتماع میں شرکت پہلا موقع تھا آپ نے قرآن مجید کا فرنچ ترجمہ اور ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' طلب کی جو اگلے روز مکرم امیر صاحب نے آپ کو بھجوا دی۔ کونگو جلسہ کی تاریخ میں امسال پہلی بار سپریم کورٹ آف کونگو کی نمائندگی ہوئی۔

مجلس سوال و جواب

جلسہ کے اختتام سے قبل حاضرین کو سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔ مہمانوں نے دلچسپی سے اس پروگرام میں حصہ لیا۔ مکرم امیر صاحب نے سوالات کے جواب دیئے۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسے کی کل حاضری تین صد پچانوے افراد رہی۔ ان میں ساٹھ کے قریب مہمان تھے۔ بعدازاں احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ معزز مہمانوں کا انتظام الگ حال میں کیا گیا تھا۔

تائید الٰہی

جلسہ کے اختتامی سیشن کی ابھی پہلی تقریر جاری تھی کہ موسم خراب ہونے لگا فضا میں بہت بادل امڈ آئے۔ جس کے ساتھ تیز ہوا بھی تھی۔ چنانچہ تیز ہوا سے جلسہ گاہ کے دو سائبان بھی پھٹ گئے جو اتارنے پڑے۔ یوں لگتا تھا۔ جیسے ہوا سب کچھ اڑا کر لے جائے گی۔ پہلے دو سائبانوں کا حال دیکھ کر کارکنان نے تیسرا سائبان کھولنا شروع کر دیا کہ مبادا مہمانوں پر گر پڑے۔ اس پر مکرم امیر صاحب نے تقریر روک کر کارکنان کو سائبان کھولنے سے منع کر دیا۔ چنانچہ سب نے دیکھا اور محسوس کیا کہ حضور انور کی دعاؤں کے فیض اللہ تعالیٰ نے مسیح پاک کے غلاموں کیلئے موسم کا رخ بدل دیا تیز ہوا سے گرمی کی شدت میں کمی ہوگئی اور بارش بالکل نہیں ہوئی۔ چنانچہ جلسہ بغیر کسی تعطل کے حسب پروگرام جاری رہا اور تمام تر برکتوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

پریس کوریج

نیشنل ٹی وی RTNC نے اگلے روز خبرنامہ میں جلسہ کی خبر نشر کی۔ یہ خبر چار بار مختلف اوقات میں نشر ہوئی۔ نیشنل ٹی وی سیٹلائیٹ پر بھی ہے اس کی نشریات کونگو کے علاوہ بعض دوسرے ممالک میں بھی دیکھی اور سنی جاتی ہیں۔ لوکل ٹی وی چینل RLTV نے بھی جلسہ کو خبرنامہ میں کوریج دی۔

اخبار L'AVENIR نے اپنی اشاعت 26 مارچ 2012ء کو آدھے صفحے پر، تصویر کے ساتھ، تفصیل سے جلسہ پر مضمون شائع کیا۔ اس طرح انٹرنیٹ پر جلسہ کی خبر GROUPLAVENIR کی ویب سائٹ پر لگی اور وہاں سے لے کر مندرجہ ذیل سائٹس نے بھی از خود اس کو نشر کیا۔ تا حال انٹرنیٹ پر جلسہ کی رپورٹ ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(1) www.africa.com
(2) www.franceactu.net
(3) www.congomaboke.com

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے اس جلسہ کے دور رس نتائج ظاہر فرمائے، احباب جماعت کو اخلاص و وفا میں بڑھاتا چلا جائے جماعت کونگو کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازے تمام خدمت کرنے والوں کو بہتر رنگ میں مقبول خدمت کی توفیق عطا کرے۔

ahmadiyyaaucongo@yahoo.fr

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

13

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر خواتین سے خطاب اور جرمن مہمانوں سے ملاقات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

2جون 2012ء

(حصہ اول)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

جلسہ جرمنی خواتین

آج پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین کے جلسہ سے خطاب تھا۔ دوپہر بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔

لجنہ کے اس اجلاس کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ درعدن لون صاحبہ نے کی اور امۃ الجمیل غزالہ صاحبہ نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

بعدازاں انیقہ شاکر صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ؎

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

خوش الحانی سے پیش کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اسناد عطا فرمائیں اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ان طالبات کو میڈلز پہنائے۔

میڈلز حاصل کرنے والی طالبات

تعلیمی ایوارڈ حاصل کرنے والی خوش نصیب طالبات کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ڈاکٹر ثمینہ شازی صاحبہ Allgemeinmedizix Ph.D. سوفیصد نمبروں کے ساتھ

2۔نبیلہ ھما احمد Ph.D. میڈیسن سوفیصد نمبروں کے ساتھ۔

3۔ڈاکٹر عظمیٰ بٹ Ph.D. میڈیسن سوفیصد نمبروں کے ساتھ۔

4۔ڈاکٹر عظمیٰ نورین Ph.D. Neurogenetik سوفیصد نمبروں کے ساتھ۔

5۔مطہرہ ندرت احمد Ph.D. میڈیسن 99 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

6۔عصمہ حنا خلیل M.Sc. فزکس 87 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

7۔ثمینہ تبسم M.A. Sozialwissenschaften 87 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

8۔عائشہ ثناء محمود M.Ed. Lehramt 90 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

9۔ثمن خاں M.A. سوشل سٹڈیز 100 فیصد نمبروں کے ساتھ

10۔منیر مریم رامہ M.A. سوشل سٹڈیز 85 فیصد نمبروں کے ساتھ

11۔ طوبیٰ احمد M.Ed Sozialpadagogik سوفیصد نمبروں کے ساتھ

12۔صبا نور چیمہ ڈپلومہ 95 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

13۔ثمرہ کنول خاں بیچلر آف آرٹس (آرکیٹیکچر) 85 فیصد نمبروں کے ساتھ

14۔عطیہ القدوس احمد بیچلر آف آرٹس 85 فیصد نمبروں کے ساتھ

15۔امۃ الحی محمد بیچلر آف آرٹس 87 فیصد نمبروں کے ساتھ

16۔سمیرہ کمال احمد بیچلر آف آرٹس 85 فیصد نمبروں کے ساتھ

17۔نلما الٰہی شفیق بیچلر آف آرٹس (اکاؤنٹنگ) 88 فیصد نمبروں کے ساتھ

18۔نبیلہ ندیم احمد بیچلر آف آرٹس 85 فیصد نمبروں کے ساتھ

19۔عاصفہ عزیز زیروی بیچلر آف آرٹس (انگلش،Philology) 87 فیصد نمبروں کے ساتھ

20۔شافعی اقبال شاہین B.Sc. 89 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

21۔نداء الفتح گوندل بیچلر آف آرٹس 85 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

22۔حمیدہ مشتاق B.A. (Economic Law) 85 فیصد نمبروں کے ساتھ

23۔ارم سعیدہ اے لیول 96 فیصد نمبروں کے ساتھ

تقسیم اسناد اور میڈلز کی اس تقریب کے بعد بارہ بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خواتین سے خطاب فرمایا۔

خواتین سے خطاب

تشہد و تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بہت سی جگہ فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ ہر عمل کرنے والے کے عمل کی جزا دیتا ہے اور اس میں کسی کی تخصیص نہیں رکھی، مخصوص نہیں کیا کہ فلاں کو ملے گی یا فلاں کو نہیں ملے گی۔ بعض آیات میں خاص طور پر بیان فرمایا ہے کہ عمل کرنے والے چاہے مرد ہوں یا عورت، جو بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے اعمال بجالائے گا، اپنی حالتوں میں تبدیلی پیدا کرے گا، اپنے عبادتوں کے معیار بلند کرے گا۔ دین کی خاطر اپنی قربانیوں کے معیار بلند کرے گا، دوسرے اعمال صالحہ بجالائے گا تو یقیناً خدا تعالیٰ کے حضور وہ جزا پائے گا۔ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے کہ گناہوں کی سزا تو دونوں عورتوں اور مردوں کو ان کے غلط اعمال کی وجہ سے دیتا ہے یا دے اور نیکی جزا باوجود اس کے کہ عورتیں نیک اعمال بجالارہی ہیں، اتنی نہ دے جتنی مردوں کو دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسی ارشاد کا نتیجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ عورتوں نے حقوق بجالانے کی طرف بھی توجہ دی۔ اپنی عبادتوں کے حق بھی ادا کئے اور دوسرے نیک اعمال بجالانے کی طرف بھی توجہ دی۔ حتی المقدور جتنی کوشش ہوسکتی تھی کی۔ دین کی خاطر قربانیاں بھی دیں۔ اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے اپنی جان کے نذرانے بھی پیش کئے۔

(حضور کے خطاب کا خلاصہ الفضل 6 جون 2012ء میں شائع ہوچکا ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب دوپہر ایک بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد لجنہ اور بچیوں کے مختلف گروپس نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے اور خواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے چھوٹے بچوں والے ہال میں تشریف لے گئے۔ یہاں پر موجود خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا۔

بعدازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جرمن مہمانوں سے ملاقات

پروگرام کے مطابق چار بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمن مہمانوں کے ایک پروگرام میں شرکت کے لئے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔

اس پروگرام میں جرمنی کے مختلف شہروں سے آنے والے 410 غیر از جماعت اور دیگر مذاہب سے متعلق مہمانوں کے علاوہ، بلغاریہ، البانیہ، مالٹا، تیونس، کوسووہ، مراکش، سپین، اٹلی، آئس لینڈ، میسڈونیا، سلووینیا، تاجکستان، بوزنیا، ھنگری، ترکی، ایران، فرانس، بنگلہ دیش اور لتھوانیا سے آنے والے وفود بھی شامل تھے۔

جماعت کے تعارف اور سوال و جواب کے حوالہ سے یہ پروگرام کچھ وقت پہلے سے جاری تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد پر اس پروگرام کا آخری سیشن تلاوت قرآن کریم اور اس کے جرمن ترجمہ کے ساتھ شروع ہوا۔

بعدازاں چار بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی میں تمام غیر احمدی مہمانوں کو خوش آمدید کہتا ہوں جو یہاں جرمنی میں ہماری جماعت کے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کے لئے آئے ہیں اور میں آپ سب کا شکر گزار اور ممنون ہوں کہ آپ اس تقریب جو کہ غیر احمدی مہمانوں کے لئے منعقد کی گئی ہے کو رونق بخش رہے ہیں۔ یہ شمولیت مذہب سے آپ کے لگاؤ کی نشاندہی کرتی ہے اور یہ خاص طور پر اس لحاظ سے قابل تعریف ہے کہ آجکل کے دور میں بہت کم ایسے افراد ہیں جو مذہب میں دلچسپی رکھتے

ہوں۔ اگرچہ جرمنی ملک ایک عیسائی قوم کے طور پر جانا جاتا ہے، جہاں آبادی کی ایک کثیر تعداد عیسائیت سے تعلق رکھتی ہے تاہم اعداد وشمار کے مطابق صرف 13 فیصد کے لگ بھگ افراد ہی باقاعدگی سے چرچ جاتے ہیں یا عملی طور پر مذہب کی پیروی کرتے ہیں۔ اصل میں یہ عدد بھی آہستہ آہستہ کم ہورہا ہے اور اسی طرح عملی طور پر مذہب سے لگاؤ بھی بہت ہی کم ہے۔ یقیناً دورِ حاضر میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد ہے جو خداتعالیٰ کے وجود کو کلیۃً رد کرچکی ہے۔ اس صورتحال میں آپ کی ایک خالصۃً مذہبی تقریب میں شرکت اور (دین) کو جاننے کے لئے آپ کی کوشش نہ صرف آپ کی مذہب میں دلچسپی ظاہر کرتی ہے بلکہ آپ کی برداشت اور وسیع النظری کی بھی آئینہ دار ہے۔

ان چند الفاظ کے بعد میں اپنی تقریر کے مرکزی حصہ کی طرف آتا ہوں اور آپ کو (دین) کی حقیقی تعلیمات کے بارے میں بتاتا ہوں۔ جیسا کہ آپ نے یقینی طور پر اپنے احمدی دوستوں سے سنا ہوگا کہ ہم جو احمدی...... ہیں یہ......کا ایک فرقہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ اگرچہ تمام مذاہب اصل میں خداتعالیٰ کے نبی کے ہاتھوں شروع ہوئے لیکن ان میں وقت کے ساتھ ساتھ گراوٹ آتی گئی۔ اس طرح اس مذہب کے پیروکاروں کی اکثریت مذہب کی اصلی اور بنیادی تعلیمات سے دور ہوتی گئی۔ اس اخلاقی گراوٹ کو دیکھتے ہوئے اور اس تاریک دور کو ختم کرنے کے لئے اور دنیا کو روشنی سے منور کرنے کے لئے خداتعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے چنیدہ نمائندوں کو بھیجتا ہے تا وہ انسانوں کی راہنمائی کرے۔ یہ چنیدہ یا تو پہلے سے بہتر یا نئی تعلیمات دے کر بھیجا جاتا ہے یا پھر گزشتہ نبی کی حقیقی تعلیمات کو دوبارہ سے زندہ اور نافذ کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اس کی ایک واضح مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں، جب خداتعالیٰ نے انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تقریباً 1400 سال بعد بھیجا گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وہ تعلیمات جو حضرت موسیٰ علیہ السلام لے کر آئے تھے، اپنی حقیقی اور اصل شکل میں ازسرنو پیش کیں اور جو بھٹکے ہوئے تھے ان کی راہنمائی کی۔ اس لئے یہ ہمیشہ سے ہی الٰہی سنت ہے اور اس پر خداتعالیٰ نے کوئی مہر نہیں لگا دی اور نہ ہی اس سلسلہ کو ختم کیا ہے۔ درحقیقت ہم یقین رکھتے ہیں کہ جب خداتعالیٰ نے یہ دیکھا کہ بنی نوع انسان ترقی کے اس معیار پر پہنچ چکا ہے جہاں وہ اس قابل ہے کہ بہترین اور مکمل شریعت کو قبول کرسکے اور اس کی تفہیم حاصل کرسکے تو اس وقت خداتعالیٰ نے قرآن کریم کی شکل میں مکمل ضابطۂ حیات دے کر آنحضرت ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ قرآن کریم خود بیان کرتا ہے کہ اس کی تعلیمات کے ذریعے مذہب اپنے کمال اور نقطۂ عروج کو پہنچ گیا۔ سورۃ حجر آیت 10 میں اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ:

''یقیناً ہم ہی نے یہ ذکر اتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں''۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم کا متن آج بھی بعینہٖ وہی ہے جو کہ 1400 سال قبل تھا۔ یہ وہی متن ہے جو آنحضور ﷺ پر نازل کیا گیا تھا۔ قرآن خداتعالیٰ کا سچا کلام ہے کیونکہ جب بھی قرآن کریم کا کچھ حصہ آنحضرت ﷺ پر نازل ہوتا تو آپ ﷺ اپنے صحابہ (رضوان اللہ علیہم) کے سامنے وہ پڑھ کر سناتے اور وہ صحابہ ان الفاظ کو اسی طرح جس طرح نازل کیا گیا تھا زبانی یاد کرلیتے اور ضبط تحریر میں لے آتے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی عالم، مجدد یا ولی نے یہ ہمت کی ہو یا خواہش کی ہو کہ قرآن کریم کے اصل متن میں کوئی تبدیلی کرے۔ تاہم بدقسمتی سے چند ناقدین ہیں جنہوں نے قرآن کریم کے مستند ہونے پر سوال اٹھائے ہیں ابھی حال ہی میں اس مسئلہ پر ایک کتاب لکھی گئی ہے جس میں مصنف نے کہا ہے کہ قرآن کریم کے حتمی متن پر تو مسلمان 1924ء میں آکر متفق ہوئے ہیں۔ جبکہ یہ بالکل غلط اور اسلام اور قرآن کریم کے خلاف ایک جھوٹا پروپیگنڈا ہے۔ دنیا کے مختلف علاقوں میں متعدد قدیم لائبریریاں موجود ہیں جہاں آپ قرآن کریم کے صدیوں پرانے نسخے دیکھ سکتے ہیں۔ اگر آپ ان نسخہ جات کو آج کے قرآن سے ملائیں تو آپ دیکھیں گے کہ قرآن کریم کا ایک لفظ یا نقطہ بھی ایسا نہیں جو تبدیل کیا گیا ہو یا کسی بھی طور سے مختلف ہو۔ قرآن کریم کے اپنی اصل شکل میں ہونے کے بارے میں بہت سے مستشرقین اور تاریخ دانوں نے بھی تحریر کیا ہے اور کھل کر اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔ اس بات میں کوئی بھی شک نہیں کہ قرآن کریم اپنی اسی حالت میں موجود ہے جس حالت میں نازل ہوا تھا اور یہ ایک عظیم امتیاز ہے جو اسے حاصل ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے تو اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ وہ سچی اور حقیقی تعلیمات جو اس میں بیان ہیں وہ ہمیشہ غالب رہیں گی اور ان کی حفاظت کی جائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کبھی بھی ایسا وقت آئے کہ لوگ اس کی تعلیم اور تفاسیر کو بگاڑ دیں اور سیاق وسباق سے ہٹ کر ان سے غلط مفہوم نکالیں تب اللہ تعالیٰ خود کارروائی کرے گا اور اپنا نمائندہ بھیجے گا جو دنیا کو پھر سے قرآن کریم کی اعلیٰ اور خوبصورت تعلیم پیش کرکے منور کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کرچکا ہوں کہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ وقت کے ساتھ ساتھ ہر مذہب گراوٹ کا شکار ہوتا ہے اور اس کے پیروکار اصل تعلیمات سے دور جا پڑتے ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح آنحضرت ﷺ نے مستقبل میں (دین) کے تنزل کے بارے میں پیشگوئی فرمائی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ...... اگرچہ قرآن کے الفاظ یہی ہوں گے لیکن بہت ہی کم ایسے ہوں گے جو اسے سمجھیں گے اور اس کی اصل تعلیمات پر عمل پیرا ہوں گے۔ مساجد اپنا اصل مقصد یعنی خالصۃً خداتعالیٰ کی عبادت کو پورا کرنے والی نہ ہوں گی۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی کہ جب ایسے حالات ہوں گے تو اللہ تعالیٰ مسیح (موعود) کو نازل کرے گا جیسا کہ اس نے موسیٰ کے مسیحؑ کو نازل کیا تھا۔ مسیح موعود قرآن کریم کی حقیقی تعلیم اور اس کے معانی پیش کرے گا۔......لہٰذا اس کا کام یہ ہوگا کہ وہ حقیقی (دین) نافذ کرے تا دنیا ایسی جنت کا گہوارہ بن سکے جہاں امن، محبت اور پیار ہو۔ جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ جب انسان اپنی ترقی کے اس مقام کو پہنچ گیا جہاں وہ ایک مکمل پیغام اور تعلیم کو سمجھے اور اس پر عمل کرنے کے قابل ہوگیا، جب انسان اپنی ترقی کی آخری منزل کو پہنچ گیا تو اس دور میں ایسے نبی بھجوانے کی ضرورت نہ رہی جو کہ بعض ممالک یا علاقوں سے مخصوص ہوں۔ اس کی بجائے اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا کہ وقت آچکا ہے کہ کامل شریعت دے کر ایک ہی عالمگیر نبی کو بھیجا جائے جس کا فیض ہمیشہ جاری رہے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کے لئے آنحضرت ﷺ کو مبعوث فرمایا اور آپ پر قرآن کریم نازل فرمایا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو ان کے عالمگیر نبی ہونے کے تعلق میں مخاطب ہوکر فرماتا ہے کہ

تو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

(سورۃ اعراف آیت 159)

پھر ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت کے طور پر۔ (سورۃ انبیاء آیت 108)

جب ایک شخص کو تمام لوگوں کے لئے رحمت کا باعث بنا کر بھیجا گیا ہو تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ یا اس کے سچے پیروکار کبھی بھی کسی شخص کے نقصان یا تکلیف کا باعث بنیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس تناظر میں ایک اعتراض جو اسلام پر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر آنحضرت ﷺ حقیقتاً تمام بنی نوع انسان کے لئے رحمت تھے اور اگر اسلام انتہا پسندی کی تعلیم نہیں دیتا تو پھر ہم اسلام کے ابتدائی دور میں اور اسلامی تاریخ کے مختلف ادوار میں جنگیں ہوتی کیوں دیکھتے ہیں اور اگر اسلام امن کی تعلیم دیتا ہے تو ایسا کیوں ہے کہ آجکل کے دور میں نام نہاد دہشت گرد اور انتہا پسند مسلم تنظیمیں اتنی ظالم ہوتی جارہی ہیں کہ جتنی کبھی بھی نہ رہی ہوں گی اور اس کے باوجود وہ مسلسل اپنے نظریہ اور حرکات کا جواز نکالتے ہوئے انہیں اسلامی تعلیمات اور قرآن کریم کی تعلیم قرار دیتے ہیں۔

ان سوالات کا جواب دینے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اسلام کے ابتدائی دور کی تاریخ سمجھیں اور اس کا علم حاصل کریں اور اس سلسلہ میں ہمیں آنحضرت ﷺ کی زندگی سے کئی سو سال بعد آنے والے جانبدار اور غیر منصف مؤرخین کی تحریرات نہیں لینی چاہئیں۔ بلکہ ہمیں ایسے مسلمان مؤرخین سے رجوع کرنا چاہئے اور ان کی کتب کا تجزیہ کرنا چاہئے جو اپنی تحقیق میں اصل اور مستند ذرائع بروئے کار لائے ہیں۔ یقیناً ابتدائی اسلام کے متعلق ایسے مؤرخین کی تحریرات کی تائید اور تصدیق بعد میں آنے والے انصاف پسند اور مثبت سوچ رکھنے والے مصنفین نے بھی کی ہے۔ اس لئے ابتدائی اسلام کے اصل حالات جاننے کے لئے ضروری ہے کہ اسلامی تاریخ کے سب سے زیادہ مستند اور حقیقی ذرائع سے استفادہ کیا جائے۔ جب ایسے ذرائع دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور میں بہت سے مسلمان اپنے ایمان کی وجہ سے کفار کے ہاتھوں انتہا کے ستائے گئے، ظلم کا نشانہ بنائے گئے اور دردناک اور وحشیانہ طریق پر مارے پیٹے گئے۔ مرد، خواتین، بچے سب کے سب خوفناک مظالم کا نشانہ بنائے گئے۔ مثال کے طور پر کچھ مسلمانوں کو دہکتے کوئلوں پر ننگے جسم لٹا دیا جاتا جبکہ دیگر کو تپتی ریت پر اس طور لٹایا جاتا کہ ان کے جسموں پر بھاری پتھر رکھے ہوتے تھے۔ پھر بعض ایسے بھی مسلمان تھے جن کی ٹانگیں درمیان سے چیر دی جاتیں جس سے ان کے جسم واقعتاً دو ٹکڑے ہو جاتے۔ آنحضرت ﷺ، ان کے خاندان اور تمام مومنین کو معاشرتی بائیکاٹ پر مجبور کرتے ہوئے اڑھائی سال تک ایک گھاٹی میں محصور کر دیا گیا جس کے باعث انہیں اشیائے خورونوش اور دیگر ضروریات زندگی تک بھی رسائی نہ ہوتی اور کئی کئی روز انہیں بھوکے، پیاسے رہنا پڑتا۔ مسلمان بچے اس نہ ختم ہونے والی تکلیف سے ناامیدی سے روتے بلکتے رہتے۔ لیکن کفار کو ذرہ بھر بھی رحم اور ترس نہ آتا۔ ایسے مظالم ور محرومیوں کو برداشت کرتے کرتے بعض اوقات مسلمان آنحضرت ﷺ سے ان مظالم کے خلاف کھڑے ہونے اور بزور بازو کفار کا ہاتھ روکنے کے لئے اجازت طلب کرتے لیکن ہر موقع پر آنحضرت ﷺ انہیں ایسا کرنے سے منع فرماتے اور صبر کی تلقین کرتے۔ جب ایک شخص اس حالت کو پہنچ جائے کہ اسے یقین ہو جائے کہ اس کی موت ناگزیر ہے تو طبعی طور پر انسان چپ چاپ مرنے کی بجائے مخالف سے لڑ کر اسے مار دینے کو فوقیت دیتا ہے۔ اس کے باوجود جیسا کہ میں بتا چکا ہوں کہ آنحضرت ﷺ نے ہر ایسے موقع پر اپنے صحابہ کو ایسے سنگین حالات کا سامنا کرتے ہوئے

بھی صبر وتحمل کی تلقین فرمائی۔ آپ ﷺ نے صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخالفین اسلام پر جوابی کارروائی کرنے کی اجازت نہیں دی۔ ایک مشہور اٹالین مستشرق Laura Veccia Vaglieri ان حالات کے بارے میں تحریر کرتے ہوئے ان الفاظ میں تصدیق کرتی ہے ''محمد (ﷺ) یعنی قریش کی تضحیک اور مظالم پر صبر کرنے والا''۔

سالہا سال کی اس اذیت اور حق تلفی کے بعد مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نے مکہ سے ہجرت کر لی اور کچھ عرصہ بعد آنحضرت ﷺ خود بھی اپنے صحابہؓ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ لیکن کفار مکہ نے ہجرت کے بعد بھی مسلمانوں کو چین کی زندگی بسر نہ کرنے دی اور ابھی دو سال بھی نہ گزرے تھے کہ کفار نے مدینہ کا رخ کیا اور مسلمانوں پر ایک شرانگیز حملہ کر دیا۔ کفار کے عزائم تھے کہ مسلمانوں کا ایک ہی دفعہ ہمیشہ کے لئے صفایا کر دیا جائے۔ کفار کا لشکر بہت بڑا اور طاقتور تھا اور ان کے پاس اسلحہ اور دیگر سامان حرب کا ایک وسیع ذخیرہ تھا۔ اس کے مقابل پر مسلمان صرف نفوس پر مشتمل تھے اور ان کے پاس اسلحہ و دیگر وسائل نہ ہونے کے برابر تھے۔ تاہم وسائل کے اتنے بڑے فرق کے باوجود یہ وہ وقت تھا جب اللہ تعالیٰ نے پہلی مرتبہ مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ اس ظلم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور مخالفین کی دشمنی اور ظلم کے خلاف اپنا دفاع کریں۔ اس اجازت کو قرآن کریم سورۃ حج آیت 41،40 میں بیان کیا گیا ہے۔

''ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ (یعنی) وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

اس لئے ہم واضح طور پر یہ دیکھتے ہیں کہ بالآخر جب مسلمانوں کو مخالفین کے مقابلہ پر اپنے دفاع کی اجازت دی گئی تو یہ صرف بعض سنگین حالات کی موجودگی پر دی گئی تھی اور اس اجازت پر بھی بعض شرائط لاگو ہوتی ہیں جو ان آیات سے ظاہر ہیں جن کا میں نے حوالہ دیا ہے۔ اول تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ظلم تمام حدود سے تجاوز کر چکا تھا اور مسلمانوں کو اپنے گھروں سے نکال دیا گیا تھا۔ انہیں ہجرت کے بعد بھی چین سے نہ جینے دیا گیا بلکہ مخالفین نے بے رحمی سے ان کو کلیۃً مٹا دینے کی خواہش میں ان کا تعاقب کیا۔ وہ مسلمان جن کو اس ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا تھا ان کا قصور صرف اتنا تھا کہ وہ خدائے واحد و یگانہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ یہ آیات مزید یہ بھی واضح کرتی ہیں کہ یہ اجازت صرف مسلمانوں کی حفاظت کرنے کی غرض سے نہ دی گئی تھی بلکہ اس غرض سے تھی کہ ہر مذہب کے پیروکاروں کو تحفظ دیا جائے۔ تاریخ اس حقیقت پر شاہد ہے کہ آنحضرت ﷺ کے چاروں خلفائے راشدین نے اپنے اپنے ادوار میں آپ ﷺ کی حقیقی تعلیم کا نفاذ کیا اور ہمیشہ قرآن کریم کی تعلیم کو اپنا راہنما اصول بنایا اور ان میں سے کسی ایک نے بھی خود جنگ کی ابتداء نہ کی بلکہ ہمیشہ اپنے دفاع میں جنگیں لڑیں۔ جہاں تک بعد کی جنگوں کا تعلق ہے جو مسلمان بادشاہوں اور حاکموں کی طرف سے لڑی گئیں تو اس بارے میں حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے صرف چند ہی مذہبی جنگیں تھیں، باقی جنگیں تو سیاسی اختلاف اور سیاسی مقاصد کے لئے لڑی گئی تھیں۔ آجکل کے دور میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ مذہبی جنگوں کی بجائے سیاسی جنگیں لڑی جا رہی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دہشت گرد اور انتہا پسند تنظیموں میں اضافہ ہو رہا ہے جو اپنی قابل نفرت حرکات کا جواز نکالنے کے لئے اسلام سے تعلق جتلاتے ہیں۔ مزید یہ بھی کہ متفرق اسلامی ممالک میں فسادات اور بدنظمی بڑھ رہی ہے اور پھر بعض اسلامی حکومتیں بھی ایسی ہیں جن کے خیالات کی سمت اور رویے ہی غیر منصفانہ ہیں۔ لیکن اگر یہ تمام تنظیمیں بھی اپنا تعلق اسلام سے ظاہر کریں پھر بھی حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے کسی کو بھی مذہب کی حقیقی تعلیمات سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ یہ ہمارا اعتقاد ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ ہر مذہب میں ہی کمزوریاں اور بدعات راہ پکڑ جاتی ہیں، چاہے وہ اس کی تعلیمات میں ہوں یا اس مذہب کے پیروکاروں کے اعمال میں اور اسی طرح یہ کمزوریاں اور غلط اعمال مسلمانوں میں بھی آ گئے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم احمدی ...... ایمان رکھتے ہیں کہ بانی جماعت احمدیہ حضرت غلام احمد قادیانی وہی مسیح ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو (دین) کی سچی تعلیمات کی طرف ہدایت دینے کے لئے بھیجا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے آ کر (دین) پر اٹھنے والے تمام اعتراضات رفع کئے اور اس کی اصل اور حسین تعلیم پیش کی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے مسلمانوں کے لئے یہ دعویٰ فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی عظیم پیشگوئی کا مصداق بنا کر اللہ تعالیٰ نے انہیں مسیح و مہدی بنا کر بھیجا ہے۔ اس طرح انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ ان پر ایمان لانا ضروری ہے تا وہ لوگوں کی (دین) کی حقیقی تعلیم کی طرف راہنمائی کریں۔ حضرت مسیح موعود نے واضح طور پر وہ مقاصد بھی بیان کئے جن کے باعث انہیں مبعوث کیا گیا تھا۔ سب سے پہلے انہوں نے یہ بیان کیا کہ انہیں اس وجہ سے بھیجا گیا ہے کہ وہ انسان کو خدا کے قریب کریں تا لوگ خدا تعالیٰ کی ان بیشمار نعمتوں پر خدا کے حقیقی شکرگزار ہوں جو خدا تعالیٰ نے محض اپنی شفقت اور رحم کی وجہ سے انسان پر نازل کیں۔ انہوں نے بارہا یہ بات بیان کی کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا واحد راستہ خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے یہ بھی فرمایا کہ اب مذہبی جنگوں کا دور ختم ہو چکا ہے کیونکہ مخالفین (دین) اب کسی بھی ظاہری جنگ کے ذریعے ...... سے برسرپیکار نہیں رہے۔ بلکہ اس دور میں مخالفین نے (دین) کو نابود کرنے کے لئے تلوار کی بجائے جو متفرق مواصلاتی ذرائع میسر تھے انہیں بروئے کار لاتے ہوئے (دین) کے خلاف غلط پروپیگنڈے کئے اور جھوٹ پھیلائے۔ اس لئے انہوں نے فرمایا کہ ہر...... کا یہ فرض ہے کہ وہ تمام دنیا کے سامنے (دین) کی صحیح اور مثالی تعلیمات پیش کرے۔ آجکل کے جدید دور میں ...... کے مخالفین کو رد کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اب ...... کی خوبصورت تعلیم سے صرف وہ...... دنیا کو آشکار کر سکتے ہیں جو ان پر ایمان لا چکے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی آمد کا ایک اور اہم مقصد یہ بیان فرمایا کہ انہیں اس وجہ سے بھیجا گیا ہے کہ وہ انسان کو ایک دوسرے کے لئے اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ کریں اور ایک دوسرے کے جائز حقوق ادا کرنے کی ضرورت پر زور دیں۔ کیونکہ حقیقت میں ایک معاشرے اور پھر وسیع تر دنیا میں صرف اسی صورت امن قائم ہو سکتا ہے جب ایک دوسرے کے حقوق ادا ہو رہے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود کے یہ مقاصد اور تعلیمات صرف اور صرف (دین) اور قرآن کریم کی تعلیم ہی کی وجہ سے ہیں۔ یہ ہے حقیقی جہاد جو انسان سے اپنی اصلاح کے لئے، خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کے لئے اور اپنے بھائیوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے ایک اندرونی جدوجہد کا تقاضا کرتا ہے۔ یہ ہے وہ راہنمائی اور تعلیمات جو حضرت مسیح موعود نے پیش کیں اور یہی وہ تعلیمات ہیں جنہیں اول دن سے لے کر آج تک ہماری جماعت کے ہر رکن نے اپنی زندگیوں کا حصہ بنایا اور فروغ دیا اور احمدی ...... انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہی تعلیمات کو پھیلاتے رہیں گے۔ اس لئے اگر کوئی (دین) کی تعلیمات کا اصل نمونہ اور مثال دیکھنا چاہتا ہے تو اسے احمدیہ جماعت کی طرف دیکھنا چاہئے۔

قرآن کریم اول سے آخر تک ہدایت سے پُر ہے اور اس میں سینکڑوں احکامات دیئے گئے ہیں جن میں اکثر یا تو خدا تعالیٰ کے حقوق کی طرف توجہ دلاتے ہیں یا بنی نوع انسان کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں یا پھر جن میں ایسا ماحول جس کی بناء پر باہمی ہمدردی، محبت اور مفاہمت پر ہو، قائم کرنے کے ذرائع بیان ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ جہاں جنگ کی اجازت دی گئی ہے وہ صرف بعض سنگین حالات تک محدود ہے اور اس کا مقصد صرف اپنا دفاع کرنا اور طویل المدت امن قائم کرنا ہے۔ اس کے علاوہ (دین) بڑی واضح تعلیم دیتا ہے کہ جیسے ہی امن قائم ہو تو وہ جو شکست کھا گیا ہے۔ اس سے نہ تو فائدہ اٹھایا جائے، نہ اس کی سرکوبی کی جائے اور نہ ان کے وسائل چھینے جائیں یا غیر منصفانہ طور پر ان وسائل پر قبضہ کیا جائے۔

معاشرہ میں امن کے قیام کے لئے ایک اور حکم سورۃ حجرات آیت 13 میں دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں''۔

مزید اس آیت میں فرمان ہے کہ ''اور تجسس نہ کیا کرو اور تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے''۔

بظاہر یہ ایک چھوٹا اور معمولی سا نکتہ معلوم ہوتا ہے تاہم اگر اس تعلیم کی مناسب طور پر پابندی کی جائے تو یہ تمام معاشرہ میں امن کا باعث ہو جائے گی، چاہے یہ معاشرہ چھوٹے پیمانے پر ہو یا وسیع پیمانہ پر۔ چھوٹے پیمانے پر گھریلو ماحول آتا ہے جو کہ کسی بھی معاشرہ کے لئے بنیاد کے طور پر ہوتا ہے۔ تاہم اگر ہم دور حاضر کے معاشرے کا جائزہ لیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ بدقسمتی سے دنیا بھر میں کثرت سے شادیاں ناکام ہو رہی ہیں اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ میاں بیوی کے درمیان شکوک پیدا ہو جاتے ہیں یا غیبت شروع ہو جاتی ہے۔ پھر وسیع پیمانے پر ہم دیکھتے ہیں کہ شکوک اور دوسروں کا برا چاہنا ایک اہم وجہ ہے کہ جس کے باعث مختلف گروہوں اور قوموں کے درمیان تعلقات خراب ہو جاتے ہیں۔

ایک اور معاملہ جس کی طرف قرآن کریم خاص توجہ مبذول کرواتا ہے وہ ایک دوسرے کے حقوق پورے کرنا ہے۔ چنانچہ سورۃ مطففین آیت 2 تا 4 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ہلاکت ہے تول میں ناانصافی کرنے والوں کے لئے۔ یعنی وہ لوگ کہ جب وہ لوگوں سے تول لیتے ہیں بھرپور (پیمانوں کے ساتھ) لیتے ہیں اور جب ان کو ماپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔

چنانچہ ان آیات میں قرآن کریم نے غلط کاموں اور ظلم سے روکا ہے اور اس کے ساتھ زندگی کے تحفظ اور تمام لوگوں کے عزت و وقار کی بنیاد بھی رکھ دی۔ مثال کے طور پر جہاں ایک شخص یا قوم کا ظلم کا نشانہ بنایا گیا یا اس سے ناانصافی کا سلوک کیا گیا تو اس کے ردعمل کے طور پر عین ممکن ہے کہ وہ بدلہ اور انتقام پر اتر آئے۔ لیکن ایسا کرنے میں وہ آسانی سے حدتناسب اور انصاف سے تجاوز کرسکتا ہے اور بدلہ کی خاطر سنگین حد تک جاسکتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ایسے غلط کاموں کے بچاؤ کے لئے دوسروں کے حقوق ہرگز تلف نہ کئے جائیں کیونکہ اس کا ردعمل ممکنہ طور پر بہت سنگین اور خطرناک ہوسکتا ہے اور معاملات کے تناسب کو بے قابو ہونے سے بچانے کے لئے قرآن نے حکم دیا ہے کہ تمام پارٹیز اپنے لین دین اور معاملات میں انصاف اور تناسب پر قائم رہیں۔ لازم ہے کہ وہ تمام لین دین مکمل پیمائش کے ساتھ کریں۔ ان احکامات کے ذریعے قرآن کریم نے غرباء اور محرومین کے حقوق کا تحفظ کیا ہے کیونکہ یہ حکم ہر ایک کے لئے عدل وانصاف کا تقاضا کرتا ہے اور اگر ان اصولوں کی پابندی کی جائے تو نتیجتاً معاشرے کا محروم طبقہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے گا اور عزت نفس اور وقار سے زندگی بسر کرنے کے قابل ہوجائے گا۔

آنحضرت ﷺ کے صحابہ نے اپنے افعال اور رویوں میں عملی طور پر ان تعلیمات پر عمل کر کے دکھایا۔ مثال کے طور پر ایک واقعہ ملتا ہے کہ ایک مسلمان نے اپنا گھوڑا بیچنے کی غرض سے اس کی قیمت دوسو دینار مقرر کی۔ آنحضرت ﷺ کے دور میں تاہم جب ایک اور مسلمان اسے خریدنے آیا تو اس نے کہا کہ جتنی اس کی قیمت مانگی جارہی ہے وہ اصل قیمت سے کم ہے، اس گھوڑے کی قیمت تو پانچ سو دینار ہے۔ تو اتنی ہی قیمت وصول کی جائے۔ اس کے باوجود گھوڑے کے مالک نے اس پیشکش سے فائدہ نہ اٹھایا اور یہی دہرایا کہ اس کی قیمت دوسو دینار ہے۔ چنانچہ ان کی آپس کی بحث اس وجہ سے نہ تھی کہ وہ دوسرے کو نقصان دے کر اپنے اپنے حقوق کا تحفظ کرنا چاہتے تھے بلکہ معاملہ بعینہٖ برعکس تھا۔ وہ دونوں تو اپنے مفاد کو پس پشت ڈال کر دوسرے کے حقوق کا تحفظ کرنا چاہتے تھے۔

یقیناً یہ واضح ہے کہ ایمانداری اور وقار کی ایسی مثال آجکل کے دور میں اگر کہیں پائی بھی جاتی ہو تو بہت شاذ و نادر ہی ہوگی۔ یقیناً صورتحال اس سے برخلاف ہے، مثلاً آجکل کی کاروباری دنیا میں، اگر مثال کے طور پر کسی چیز کی قیمت دس یورو ہو تو اس کا مالک کوشش کرے گا کہ اس کو پیک کر کے اس دلکش انداز میں پیش کرے اور اس طریق پر ایڈورٹائز کرے کہ وہ پچاس یورو کی بک جائے۔ اس طور پر لوگوں کو اصل قیمت نہیں بتائی جاتی اور انصاف نہیں کیا جاتا۔ Real Estate Market میں ہم دیکھتے ہیں کہ ماضی قریب میں ہر جگہ (Property) کی ہر جگہ بالکل غیر حقیقی اور بڑھا چڑھا کر تشخیص کی گئی جس پر گھروں کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں۔ ان مصنوعی قیمتوں کو مدد فراہم کرنے کے لئے ایک عرصہ تک بینکوں نے خریداروں کو قرضوں کی پیشکش کی تاکہ وہ زیادہ منافع حاصل کرسکیں۔ لیکن ایسا خراب معاشی نظام زیادہ دیر تک نہیں چل سکتا اور جب چند سال قبل معاشی بحران آیا تو مکان مالکان جو سمجھتے تھے کہ وہ اپنی جائیداد کے مالک ہیں انہیں یہ کڑوا سچ برداشت کرنا پڑا کہ ان کے مکان درحقیقت ان کے نہیں رہے اور ہزاروں ہزار مکان بینکوں کی یا قرضے فراہم کرنے والوں کی ملکیت میں چلے گئے۔ اس طریق پر بہت سے کاروباری حضرات اور مکان مالکان اپنی جائیدادوں سے محروم ہو گئے۔ ان کا وقار اور ان کی دولت تمام کی تمام ایک لمحہ میں خاک میں مل گئی۔

مزید ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ یورپ میں معاشی بحران کے نتیجہ میں بہت سے ممالک بری طرح متاثر ہوئے اور ناقابل تسخیر قرضوں تلے دب گئے اور عملی طور پر دیوالیہ ہو گئے۔ ان تمام معاملات کی سب سے بڑی وجہ یہی فرسودہ معاشی نظام ہے جس کی بنیاد مصنوعی قیمتوں پر رکھی گئی تھی۔ بہت سے ماہر معاشیات نے گزشتہ معاشی بحران کا مطالعہ کیا ہے اور اس فیصلہ پر پہنچے ہیں کہ بعینہٖ وہی حالات آج پیدا ہوئے ہیں جو 1932ء میں پیدا ہوئے تھے اور یہ ان مخصوص حالات کی وجہ تھی کہ دوسری عالمی جنگ چھڑ گئی۔ چنانچہ ہمیں ہر حال میں اس بات کو سمجھنا چاہئے کہ آج کا معاشی اور کاروباری بحران جس کی بنیاد مصنوعی قیمتوں اور Market Forces پر ہے، یہ ایک اور عالمی جنگ پر منتج ہوسکتا ہے۔ لہٰذا کسی معاملہ کو بھی معمولی خیال نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہر بات کو تشویش کی نظر سے دیکھنا چاہئے۔

دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے قرآن کریم نے ایک حکم یہ دیا ہے کہ:

اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسرے کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کراؤ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

یہ احکام سورۃ حجرات آیت 10 سے لئے گئے ہیں۔ اس حکم کو صرف مسلمان ممالک کے لئے ہی تصور نہیں کرنا چاہئے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر تمام ممالک ان اصولوں پر عمل پیرا ہو جائیں تو تمام شکایات بڑھنے کی بجائے خود ہی ختم ہو جائیں گی۔ بدقسمتی سے یہ اصول پہلی جنگ عظیم کے دوران اور بعد میں نہیں اپنائے گئے اور بالآخر اسی وجہ سے دنیا دوسری عالمی جنگ کا شکار ہوئی اور اس (دوسری) جنگ کے دوران بھی ان اصولوں کی پاسداری نہ کی گئی اور انصاف کی ضروریات پوری نہ کی گئیں۔ اس تاریخ کو سامنے رکھیں تو یہ واضح نظر آتا ہے کہ تیسری عالمی جنگ کی بنیاد رکھی جاچکی ہے۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد جرمنی بھی ناانصافی کا شکار بنا اور اسے جلد ہی دو الگ ملکوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا جرمن قوم پر بڑا انعام ہے کہ اس نے جلد ہی اپنی غلطی کو بھانپ لیا اور اس نے ظلم کا دور ختم کر کے پھر سے ایک قوم کے طور پر متحد ہوگئی۔ اس کے باوجود بدقسمتی سے یہ ایک حقیقت ہے کہ جرمن حکومت پر باہر کی طاقتوں کی جانب سے بعض پابندیاں لگائی گئیں۔ یقیناً بعض دیگر ممالک بھی اسی طرز پر مشکلات برداشت کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ اقوام متحدہ میں تمام ممالک کو فیصلہ کرنے کے عمل میں برابر کے حقوق حاصل نہیں ہیں۔ اس طرح کی ناانصافیاں دنیا میں پھیل رہی ہیں اور قوموں اور مختلف جماعتوں میں بے چینی پیدا کر رہی ہیں۔ یہ بے چینیاں پہلے سے موجود عالمی معاشی بحران کے بداثر کو مزید بڑھا رہی ہیں اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا ایک اور عالمی جنگ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ گزشتہ عالمی جنگ تقریباً روایتی ہتھیاروں سے ہی لڑی گئی لیکن اس کے باوجود بعض اندازوں کے مطابق کم ازکم 8 ملین جرمن مارے گئے اور ان میں اڑھائی ملین سویلین تھے اور دوسری عالمی جنگ کے دوران پوری دنیا کی کل ہلاکتوں کی تعداد کا اندازہ 70 سے 80 ملین افراد لگایا گیا ہے۔ آج صورتحال پہلے سے بہت زیادہ نازک ہے کیونکہ بہت سے چھوٹے ممالک کے پاس جوہری ہتھیار موجود ہیں اور جہاں ان کے پاس یہ تباہ کن ہتھیار ہیں وہاں ان کے حکام اتنی سمجھ اور حکمت نہیں رکھتے کہ وہ اپنے فیصلوں کے ممکنہ نتائج بھانپ سکیں اور پھر وہ بہت جذباتی بھی ہیں۔ اس لئے اس بات میں کوئی بھی شک نہیں ہے کہ اگر ایک مرتبہ پھر عالمی جنگ شروع ہو جاتی ہے تو اس کا نتیجہ اتنا بھیانک ہوگا کہ ہماری سوچ بھی اس کا احاطہ نہیں کرسکتی۔ لہٰذا ہم میں سے وہ جو احمدیہ...... جماعت سے تعلق رکھتے ہیں انہیں دنیا کے حالات حاضرہ پر بہت تشویش لاحق ہے کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کو ایک عظیم عالمی تباہی نے گھیر لیا ہے۔ دل کی گہرائی سے محسوس کیا جانے والا یہ غم اور انسانیت سے ہماری اس محبت کی بنیاد قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت ﷺ کی اکمل ترین سنت ہے۔

جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا ہے اسلام کی تعلیمات عالمگیر ہیں اور یہ زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے اور عالمی تعلقات استوار کرنے کے ذرائع بھی بیان کرتی ہے۔

میسر وقت میں صرف چند مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ اس دور میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں جنہوں نے تمام احمدی ...... میں یہ بات راسخ کر دی ہے کہ تمام فریقوں کو ان کے جائز حقوق ملنے چاہئیں اور انہی باہمی حقوق کے تحفظ اور بقاء کے لئے کوشاں ہیں اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ حال ہی میں دنیا میں امن قائم کرنے کی کوششوں میں میں نے مختلف عالمی سربراہان کو خطوط تحریر کئے ہیں تاکہ ان کی توجہ وقت کی ضرورت کی طرف مبذول کرواسکوں۔ میں نے Pope Benedict کو خط تحریر کیا ہے، اسرائیل اور ایران کے سربراہوں اور صدر اوباما کو تحریر کیا ہے، میں نے جرمن چانسلر کو بھی خط تحریر کیا ہے اور اسی طرح بعض دیگر سربراہان کو خطوط ارسال کئے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ وہ یہ خطوط توجہ اور غور سے پڑھیں اور اسی طرح میں چاہتا ہوں کہ امن قائم کرنے اور دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے وہ اپنا اپنا کردار ادا کریں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں جنگ کی بجائے امن کی طرف لے کر جائیں۔ اس ضمن میں میں آپ سب سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اپنے اپنے دائرہ کار میں آپ خود انصاف قائم کرنے اور تمام لوگوں کے حقوق کے لئے کوشش کریں تاکہ دنیا تباہی سے بچ سکے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے سب سے اہم ترین ذریعہ یہ ہے کہ ہم اپنے خالق کو پہچان لیں۔ جب ایک شخص اپنے پیدا کرنے والے کی معرفت حاصل کر لیتا ہے تو طبعی طور پر اس پیدا کرنے والی کی دوسری مخلوق کی محبت بھی اس کے دل میں داخل ہو جاتی ہے۔ اللہ کے فضل سے ہمارے خدا سے تعلق اور خداخوفی کے باعث اور اس حقیقت کے باعث کہ ہم (دین) کی سچی تعلیم پر عمل پیرا ہیں، ہم احمدی......کو بنی نوع انسان سے بے انتہا محبت ہے۔ اسی وجہ سے ہم مسلسل یہ نعرہ بلند کرتے ہیں کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہیں کہ وہ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے۔ آخر پر میں دلی طور پر آپ سب کو شکریہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ بہت سارا وقت نکال کر یہاں تشریف لائے اور میرا خطاب سنا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل کرے۔ بہت شکریہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب پانچ بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرمہ حبیبہ آفتاب صاحبہ انچارج تعلیم القرآن دارالیمن غربی سعادت ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

مورخہ 5 جون 2012ء بعد نماز عصر شوکت نصیر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دارالیمن غربی سعادت کے گھر پر سات بچیوں عزیزہ ندرت مبارکہ، بنت مکرم مبارک احمد صاحب، عزیزہ طوبیٰ نرمین بنت مکرم محمود احمد صاحب، عزیزہ سحرش محمود بنت مکرم محمود احمد صاحب، عزیزہ رمشہ عروج بنت مکرم منظور احمد صاحب، عزیزہ ماہ نور توصیف بنت مکرم توصیف احمد قمر صاحب، عزیزہ صاعقہ منصور بنت مکرم منصور صاحب، عزیزہ شمائلہ کنول بنت مکرم مشتاق احمد صاحب کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور پھر حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔ مکرمہ آسیہ ناز صاحبہ نگران تعلیم القرآن ربوہ نے بچیوں سے قرآن کریم سنا اور تمام بچیوں کو قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا۔ تقریب کے آخر میں ایک چھوٹی بچی عزیزہ ماہ نور عمر نے قصیدہ کے اشعار پڑھے پھر دعا ہوئی اور حاضرین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سب بچیوں کو قرآن کریم سے محبت اور اس کو سمجھنے اور اس کی تعلیمات کے تابع زندگی گزارنے اور آئندہ نسل کو قرآن سے وابستہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عبدالعلیٰ صاحب (المعروف علی فروٹ والے) دارالعلوم غربی ثناء اطلاع دیتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ عنایت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب مرحوم گزشتہ چند دنوں سے بوجہ شوگر اور پھیپھڑوں کی تکلیف کے بیمار ہیں طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج رہنے کے بعد اب گھر آ گئی ہیں اور گھر پر ہی علاج جاری ہے۔ صحت پہلے کی نسبت بہتری کی طرف مائل ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ شافی مطلق خدا محض اپنے فضل سے محترمہ والدہ صاحبہ کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم ناصر احمد صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ہماری پھوپھو جان مکرمہ رضیہ ادریس صاحبہ زوجہ مکرم سلطان محمد ادریس صاحب آسٹریلیا میں کینسر کے مرض میں مبتلا ہیں اور ان دنوں شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد اور کامل شفایابی عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم بشیر احمد زاہد صاحب سیکرٹری مال دارالعلوم غربی خلیل ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ان کے بیٹے مکرم حامد ندیم احمد صاحب و بہو مکرمہ امۃ الحی صاحبہ کو مورخہ 26/اپریل 2012ء کو دو بیٹیوں عزیزہ بشریٰ کائنات و عزیزہ امۃ الجمیل آنسہ اور ایک بیٹے فاران احمد کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم محمد شفیع چوہدری صاحب آف ماڈل ٹاؤن اوکاڑہ کا نواسہ اور اسی طرح حضرت مہر حامد علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود (جن کی آخری بیماری میں حضرت اقدس اپنے رفقاء کے ساتھ متعدد بار ان کے گھر تشریف لاتے رہے) کی نسل میں سے ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر کرے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور بنی نوع انسان کیلئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

ولادت

ہومیو ڈاکٹر مکرم عبدالحنان احمد صاحب دارالعلوم غربی سلام ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

ان کے بیٹے مکرم عتیق الرحمٰن صاحب اور بہو مکرمہ قمر النساء صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ 30 نومبر 2011ء کو تین بیٹیوں کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام نوید الرحمٰن عطا فرمایا ہے جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری منظور حسین صاحب کا نواسہ ہے اور اسی طرح حضرت مولوی محبوب عالم صاحب رفیق حضرت اقدس مسیح موعود گوئی کوٹلی آزاد کشمیر کی نسل میں سے ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر کرے اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور بنی نوع انسان کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ ندرت عائشہ صاحبہ اور مکرم مقبول احمد مبشر صاحب کو ایک بیٹی اور بیٹے کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام ''جاہد مبشر'' عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کی نسل سے ہے اور محترم چوہدری مجید احمد صاحب حال کینیڈا کا پوتا ہے نیز حضرت مولانا قدرت اللہ سنوری صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی اور درازی عمر عطا فرمائے۔ والدین اور جماعت کیلئے قرۃ العین بنائے نیز اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وقف کے تقاضوں کو احسن رنگ میں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب کاہلوں دارالنصر شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ قرۃ العین صاحبہ کا نکاح مکرم قیصر زبیر بٹر صاحب ولد مکرم ناصر احمد بٹر صاحب آف تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ مورخہ 11 جون 2012ء کو مبلغ 7 ہزار یورو پر مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے گوندل بینکوئیٹ ہال ربوہ میں پڑھایا۔ لڑکی مکرم چوہدری غلام محمد صاحب کاہلوں سابق صدر جماعت خانہ میانوالی ضلع نارووال کی پوتی ہے اور لڑکا مکرم چوہدری رحمت علی صاحب بٹر آف کرتو ضلع شیخوپورہ کا پوتا ہے۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رائے منور احمد ناصر صاحب بارہ کہو اسلام آباد حال دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم رائے ظہور احمد ناصر صاحب سابق درویش قادیان مقیم دارالرحمت وسطی ربوہ 16 جون 2012ء کو قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ آپ کی عمر 86 سال تھی۔ آپ ابتدائی 313 درویشان قادیان میں سے تھے۔ آپ کی 1/8 حصہ کی وصیت تھی۔ آپ کا جنازہ مورخہ 17 جون 2012ء کو بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بیت مبارک میں پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اشاعت نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ، چار بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ آپ ایک دعا گو بزرگ تھے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور انہیں اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور لواحقین کو ان کی خوبیوں اور نیکیوں کو اپنانے اور ہمیشہ زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور صبر و جمیل دے۔ آمین

سہ روزہ تربیتی پروگرام

(مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ کو اپنا سہ روزہ تربیتی پروگرام مورخہ 15 تا 17 جون 2012ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اجتماعی نماز تہجد سے اس پروگرام کا آغاز ہوا۔ تربیتی پروگراموں میں نماز تہجد، وقار عمل، کیمپنگ اور کلواً جمعیا کے پروگرام تھے۔ علمی پروگراموں میں تلاوت قرآن کریم، نظم نداء، تقریر فی البدیہہ، بیت بازی، کسوٹی، دینی معلومات اور پیغام رسانی کے مقابلہ جات تھے۔ اسی طرح ورزشی مقابلہ جات میں 100 میٹر دوڑ، ثابت قدمی، سلو سائیکلنگ، سائیکل ریس، کرکٹ فٹ بال، میرو ڈبہ اور رسہ کشی شامل تھے۔ مورخہ 18 جون 2012ء کو تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ جس میں مہمان خصوصی محترم سہیل مبارک شرما صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ آپ نے اعزاز پانے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے اور قیمتی نصائح کیں۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ آخر پر ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

☆......☆......☆

سفوف مغز بنولہ
مادہ کی افزائش کیلئے
سفوف مقوی
بے اولاد مرد حضرات کے sperms کی بڑھوتری کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

عجائبات عالم

جیجو آئی لینڈ

جزیرہ نما کوریا کا ایک حسین علاقہ جیجو آئی لینڈ اس خطہ ارض کے سینے پر دمکتا ہوا ایک ایسا ہیرا ہے جسے بلاشبہ اس کی بے پناہ خوبصورتی کی وجہ سے دنیا کا عجوبہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس جزیرے کا نیم بارانی موسم، جھیلیں اور چشمے، انتہائی لذیذ اور روایتی کھانے اور اس کی ثقافت اسے کوریا کے دیگر علاقوں سے ممتاز کرتی ہے۔ اس جزیرے پر موجود آتش فشاں پہاڑ ''Hall Asan'' بھی اس حسین خطے کی ایک اہم یادگار ہے۔

جزیرہ جیجو صرف قدرتی حسن کی دولت سے مالا مال نہیں ہے بلکہ یہاں فائیو سٹار ہوٹل بھی ہیں۔ جیجو کے قریب یوڈو آئی لینڈ ہے۔ ''UDO'' کے معنی مقامی زبان میں ''گائے'' کے ہیں۔ یہاں بڑے پیمانے پر ''فش فارمنگ'' کی جاتی ہے۔

جیجو کے مشہور و معروف آبشار کا نظارہ بھی سیاحوں پر جادو طاری کر دیتا ہے۔ اس آبشار کی تین دھاریں الگ الگ سمندر میں گرتی ہیں اور یہ نظارہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس جزیرے کے حوالے سے کوریا کی دیو مالائی کہانیاں بھی مشہور ہیں۔ اس علاقے میں ایک قدیم اور قدرتی غار بھی موجود ہے جس میں گوتم بدھ کا مجسمہ بھی ہے۔ ماہرین آثار قدیمہ کے مطابق یہ مجسمہ گوریو دور (918-1392ء) میں بنایا گیا تھا۔ 5 میٹر بلند یہ چٹان بھی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

خبریں

آکسفورڈ یونیورسٹی کی جانب سے سوچی کیلئے پی ایچ ڈی کی اعزازی ڈگری

میانمار کی اپوزیشن رہنما آنگ سان سوچی کو جمہوریت کیلئے ان کی گراں قدر خدمات پر آکسفورڈ یونیورسٹی کی جانب سے پی ایچ ڈی کی اعزازی ڈگری سے نوازا گیا، آکسفورڈ یونیورسٹی کے تاریخی تھیٹر میں تقریب ہوئی جس میں یونیورسٹی کے چانسلر کرس پیٹن نے سوچی کو پی ایچ ڈی کی اعزازی ڈگری پیش کی۔

مسجد نبوی سے بچی اغواء کرنے پر دو مصریوں کو سزائے موت

سعودی عرب کے شہر مدینہ منورہ میں چھ برس قبل مسجد نبوی سے اغوا کی جانے والی لڑکی کے مشہور مقدمے میں ملوث دو افراد کو سزائے موت سنا دی گئی، نو برس کی بچی کو مصری شہری اور خاتون نے مل کر اغوا کیا تھا، ملزمان نے بچی کو 26 ماہ تک جس بیجا میں رکھا۔

امریکی انجینئروں نے پروٹو ٹائپ گیگا پکسل کیمرہ بنالیا

امریکی انجینئروں نے دنیا کا تیز ترین پروٹو ٹائپ گیگا پکسل کیمرہ بنالیا۔ مذکورہ کیمرہ دنیا کا پہلا چھوٹا اور تیز ترین گیگا پکسل کیمرہ بتایا جارہا ہے جو ایک شاٹ میں ایک ہزار مرتبہ زیادہ تفصیلی تصویر بناتا ہے۔ اس کیمرے کو ایئر پورٹ سیکورٹی، ملٹری انٹیلی جنس اور آن لائن سپورٹس کوریج کیلئے استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

پاکستانی طلباء نے زمینی آلودگی کے خاتمہ کا سستا اور موثر حل دریافت کرلیا

دو پاکستانی طلباء نے پودوں کے ذریعے ارضی آلودگی کے خاتمہ کا سستا اور موثر حل دریافت کرلیا ہے جس کے بعد انہیں ایک بین الاقوامی ماحولیاتی مقابلہ میں شرکت کیلئے امریکہ بھجوا دیا گیا ہے۔ خیر پور سندھ کے دسویں جماعت کے طالب علم شاداب رسول اور ہری پور کے عبد الدائم اپنے سپر وائیزر احمد الفی ترک کے ہمراہ امریکہ روانہ ہو گئے ہیں۔ صنعتی ترقی ماحول کو آلودہ کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے جس کے حل کیلئے ہمارے طلباء نے سستا اور آسان طریقہ دریافت کیا ہے۔

ذخائر کو خطرہ لندن۔ لوگوں کے بڑھتے ہوئے پیٹ اور بھوک سے دنیا بھر میں خوراک کے ذخائر خطرے میں ہیں اور غذا کی قلت ہوسکتی ہے جس سے پوری انسانیت کی بقا خطرے میں ہے۔ محققین کو خوف ہے کہ موٹے فربہ لوگوں کی آبادی بڑھ رہی ہے اور خوراک کے تحفظ کیلئے لوگوں کے وزن کو کم کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک مطالعہ میں کہا گیا ہے کہ 2050ء تک دنیا کی آبادی 2.3 ارب بڑھ جائے گی جس سے عالمی ماحولیات کے استحکام کو خطرہ ہے۔ سروے لیڈر پروفیسر آئن رابرٹس نے کہا کہ اس سروے کے مطابق مٹاپا سب سے بڑا خطرہ ہے۔ جب تک ہم مٹاپے اور آبادی میں اضافے دونوں پر قابو نہیں پاتے انسانیت خطرے میں رہے گی۔

دنیا بھر میں 2 کروڑ 70 لاکھ افراد ''جدید غلام'' دنیا بھر میں اب بھی 2 کروڑ 70 لاکھ افراد غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ بات امریکی وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن نے امریکی حکومت کی جانب سے انسانی ٹریفکنگ پر سالانہ رپورٹ کے اجراء کے موقع پر کہی۔ انہوں نے کہا کہ بدقسمتی یہ ہے کہ امریکہ اور دنیا بھر میں انسانوں کی غلامی کی قانونی حیثیت کے خاتمہ کے باوجود یہ لعنت ختم نہیں ہوسکی اور دنیا بھر میں 27 ملین انسان غلامی کی جدید صورتوں کا شکار ہیں۔ غلامی کی زندگیاں گزارنے پر مجبور ان لوگوں میں مرد، عورتیں، بچے اور بچیاں شامل ہیں اور ان کی کہانیاں ہمیں انسانوں کی غلامی کے دور میں ان کے ساتھ غیر انسانی سلوک کی یاد دلاتی ہیں جس کو برداشت کرنے کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ یہ کہانیاں اس بات کا زندہ ثبوت ہیں کہ ہمیں غلامی کی لعنت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کیلئے ابھی مزید جدوجہد کرنا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 23 جون

طلوع فجر	3:33
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	7:19

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

مغل بینکویٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

گل احمد، الکرم اور کلاس، کولیکشن اور تمام برانڈز کی
ڈیزائن لان ریٹ کی گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہے
نیز چائنہ لان پر زبردست سیل جاری ہے
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوزری، جنرل، دالیں، چاول اور مصالحہ جات کا مرکز
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227, 0332-7057097

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

FR-10

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

Homoeopathy ھوالشافی The Nature's Wonder
سرجری سے پہلے جہاں اور بھی ہیں
اپنی رپورٹس اور نسخہ جات لے کر اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں
پرانی بیماری مشورہ فیس =/200 روپے
زیر نگرانی: سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط (ہومیو فزیشن)
سنٹر فار کرانک ڈیزیز
طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
047-6005688 0300-7705078